© rasailojaraid.com

کے سامنے تعریض کرنے والے بہت ہیں۔ ان کی تین چوتھائی قوتیں تو ہمارے ناقدین اور مخالفوں کی زیادتیاں سہنے میں صرف ہو جاتی ہیں۔

درخواست ہے کہ اسلام کی منصوبہ بند پیروی کرنے والوں کو چھوڑ کر دہریت، سیکولرزم اور مغربی سامراج اور غیر مسلم قوتوں یہودیوں اور برصغیر میں پائے جانے والے مغرب پرستوں کی طرف ذرا زیادہ توجہ صرف کریں۔

---

**مختصر تحریر زلزلہ** | مؤلف: قاضی شمس الدین درویش - ناشر: دارالعلوم حنفیہ ورکشاپی محلہ راولپنڈی۔ اچھی طباعت، دبیز ٹائیٹل - صفحات: ۴۸ - قیمت: ۵/۵۰ روپے

عنوان سے اندازہ ہوا کہ قدیم طرز کا مناظرانہ لٹریچر ہے اور خیال تھا کہ دو سطری تعارف کرا دیا جائے مگر پڑھا تو اس تحریر کی اہمیت سامنے آئی۔ ہرچند کہ ان چند اوراق میں ایک مخالفانہ تحریر کا جواب دیتے ہوئے دیوبندی اور بریلوی اختلافات کا ذکر آیا ہے۔ مگر اس انداز سے کہ دونوں کے نقطہ نظر میں کوئی حقیقی منافات نہیں۔ یعنی تطابق و توافق کا راستہ نکالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ "تعارف" کے زیر عنوان قاری محمد امین لکھتے ہیں کہ "دیوبندی بریلوی نزاع سے خود اہل سنت ہی کو نقصان پہنچا ہے"۔ (ص - ۶) "حرف آغاز" کے صفحات میں مولانا شمس الدین صاحب نے انگریزوں کی مساعی تفرقہ انگیزی پر ایک طائرانہ بازگشت ڈال کر یہ واضح کیا ہے کہ بدیسی سامراج کے استحکام کے لیے بطور خاص مسلمانوں میں مذہبی تفرقہ انگیزی کی اسکیم پر کام کیا گیا۔ مولانا نے عہد بہ عہد شائع ہونے والے بحث انگیز پمفلٹوں اور طوفان خیز کتابوں کا ذکر کیا ہے جو بطور خاص لکھوائی گئیں۔ اسی سلسلے میں مولانا نے لکھا ہے کہ مشہور کتاب "تقویۃ الایمان" (شاہ اسماعیل شہید) "انگریزوں نے مسلمانوں میں سر پھٹول پیدا کرنے کے لیے کسی کم علم دیہاتی مولوی سے گنواری اردو میں یہ کتاب لکھوائی[1] ــــ" پھر رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن سے

---

[1] اس معاملے میں اتفاق کرنا مشکل ہے کہ تقویۃ الایمان شاہ صاحب نے نہیں لکھی اور اس کی زبان گنواری اردو ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی اور جعلی کتاب اس نام سے لکھوائی گئی ہو۔

© rasailojaraid.com

تقویۃ الایمان کا انگریزی ترجمہ کروا کے دور دراز تک پھیلا دیا۔" مجلہ مشرق بستی کے عیسائیوں نے اس کتاب کی شہرت کو چار دانگ عالم میں پہنچانے کے لیے مشہور عربی لغت المنجد طبع بیروت میں اس کتاب کا ذکر شائع کیا" (ص ۱۰۱)۔ مولانا سید ابوالحسن نے لکھا کہ "انگریزوں نے اس کتاب کو ہندوستان میں مفت بانٹا"۔ اس سلسلے میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کا یہ بیان بھی درج ہے کہ "اس کتاب کی نسبت حضرت اسمٰعیل شہیدؒ کی طرف صحیح نہیں ہے" (ص ۱۰۹)۔ مؤلف نے بتایا کہ انگریزوں کی خفیہ اسکیم کے نتیجے میں دیہ الفاظ بنا رہے ہیں، بیسویں صدی کے نصف تک مناظرانہ بحثوں سے متعلق ایک ہزار پمفلٹ شائع ہو چکے تھے۔ جن میں سے پانچ سو خود مولانا کے پاس موجود ہیں۔

اس پمفلٹ میں ایک صاحب کا "ارشد" کے نام سے ذکر ہے جن کی دھاندلیاں بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ علمائے دیوبند کی کتابوں اور تقویۃ الایمان سے عبارتیں اخذ کر کے قطع و برید کے ساتھ حوالے دیتے ہیں اور اس طرح فتنہ انگیزی کا سامان ہوتا ہے۔

عبارت اگرچہ بہت اچھی اور مؤثر ہے، مگر کہیں کہیں وہی مناظرانہ اسپرٹ کام کر جاتی ہے۔ مثلاً یہ فقرہ ملاحظہ ہو: "عامر (مراد عامر عثمانی مرحوم مدیر تجلی دیوبند) صاحب کا بے لاگ قلم حلال خور کا بے لاگ چمچہ تھا، جو حلال و حرام دونوں پر یکساں چلتا تھا۔" کہیں کہیں طنز بھی ہے مگر ادبیت کا رنگ جھلکتا ہے اور کہیں اتر جاتا ہے۔ مثلاً "ارشد صاحب کے ہاتھ کی صفائی"، "ارشد صاحب کا ایک کانٹے دار پھیرا" یا "ارشد صاحب کے معطر شگوفے"۔

خلاصہ یہ کہ پمفلٹ کا رخ صلاح و فلاح کی طرف ہے۔

اسے پڑھ کر ضرورت محسوس ہوئی کہ کاش کوئی مصنف یا اعلیٰ درجے کا طالب علم "انگریزوں کی تفرقہ انگیزی" پر برصغیر کے حوالے سے، تحقیقی مقالہ لکھے اور اس میں مناظرانہ لٹریچر اور مناظرانہ زبان و ادب کا جائزہ بھی لیا جائے۔ تاریخی مباحثوں اور مناظروں اور مباہلوں پر گفتگو ہو۔ اور بطور خاص قادیانیوں کا بھی ذکر آسکے۔



© rasailojaraid.com